اسلامی تہذیب کی کنیز بھی آج کی جدید مغربی عورتوں سے زیادہ باحیاء تھی

مغرب زدہ مسلمان عورتوں اور مسلمان کنیز کا تقابل

نظامی نے ابنِ سینا کی کتاب ''المبداء والمعاد'' سے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ ابن سینا نے لکھا ہے کہ ایک طبیب ایک ایرانی بادشاہ کا مقرب تھا اور بادشاہ کے محلات میں جا کر بیگموں کی نبض دیکھا کرتا تھا اور طبیب سے کوئی پردہ نہیں کرتا تھا۔ ایک بار طبیب محل میں بادشاہ کے پاس بیٹھا تھا اور دستر خوان پر کھانا چنا جا رہا تھا، ایک کنیز خوان سر پر رکھ کر لائی اور اسے دستر خوان پر رکھ کر جب سیدھی ہونے لگی تو سیدھی کھڑی نہ ہو سکی- بادشاہ کنیز کی اس تکلیف سے بہت متاثر ہوا اور طبیب کی حذاقت وفطانت پر اعتماد کر کے اس سے خواہش کی کہ کنیز کی تکلیف ابھی دور ہونی چاہیے- بادشاہ کی خواہش وفرمائش کے پیشِ نظر طبیب نے ازالۂ مرض کی طبعی تدبیر کے بجائے نفسیاتی تدبیر کرنے کا فیصلہ کیا اور بادشاہ کو طبیب کے اخلاق وکردار پر جو اعتماد تھا اس کی بنا پر طبیب نے جرأت کی اور اپنی نفسانی تدبیر کے طور پر یک دم ہاتھ بڑھا کر کنیز کے سر سے چادر اتار لی، طبیب نے سوچا تھا کہ اس اقدام سے جوشِ حیا سے اس کے خون میں ہیجان پیدا ہوگا، اور یہ سدۂ ریحی تحلیل ہو جائے گا- مگر یہ تدبیر ہلکی اور ناقص ونا کافی رہی تو اب اس نے اس سے اگلے درجے کی تدبیرِ نفسانی کی اور اچانک کنیز کے ازار کی طرف ہاتھ بڑھایا جیسے وہ اس کا ازار کھولنا چاہتا ہو- باحیا کنیز یہ حملہ سہ نہ سکی اور اپنی حفاظت کے لیے اچانک سیدھی ہوگئی۔ طبیب کے اس فعل سے اس کے خون میں اس درجے کی حرارت پیدا ہوگئی کہ جس نے ریح غلیظ کو فوراً تحلیل کر دیا- [چہار مقالہ، ص ۲۸]

اسلامی تاریخ وتہذیب کا یہ واقعہ جناب جاوید غامدی کے لیے عبرت کا خاص مرقع ہے وہ جس مساوات جس آزادی اور عورتوں کے لیے جس مغربی تشخص وشناخت کی اسلام کاری میں مصروف ہیں اس کا نتیجہ سامنے ہے کہ عورتیں حیاء سے عاری ہوگئی ہیں غامدی صاحب مغربی تہذیب وتاریخ کو دنیا کی عظیم ترین تاریخ، اس کی جدید سائنس وٹیکنالوجی کو عظیم تر اور اس کی مساوات مرد وزن کو مثالی اسلامی اور بہترین قرار دیتے ہیں لیکن اصلاً وہ نہ اسلام کی تاریخ سے واقف ہیں نہ مغرب کی تاریخ سے انھیں واقفیت حاصل ہے وہ مغرب کی جس ادھوری، نامکمل، عورت کو اصل عورت سمجھ رہے ہیں اور عالم اسلام کی عورتوں کو اس مغربی عورت کے نقش قدم پر چلانے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ اس حقیر اور ناپاک عورت سے اسلامی تہذیب وتاریخ کی یہ کنیز ہزار درجہ افضل بہتر اور برتر ہے۔ جو جوش حیاء سے مملو تھی اور جس کی غیرت بیماری کی اس شدید حالت میں بھی اپنے عروج پر تھی یہ حیا اور غیرت اسلامی تاریخ تہذیب معاشرت حکومت ریاست کا فطری ثمر ہے۔ عالم اسلام کو عورت کی اس حیاء اور غیرت پر فخر ہے۔ غامدی صاحب کو اس حیاء پر شرمندگی اور دکھ ہے۔ جس تہذیب وتاریخ کی کنیز مغربی تہذیب وتاریخ کی عورت سے ہزار درجہ افضل ہو ان تہذیبوں کے درمیان مکالمہ کیسے ممکن ہے؟ جو تہذیب حیاء پر ایمان ہی نہیں رکھتی اسے ہر عورت کا ذاتی میلان رجحان اور معاملہ قرار دیتی ہے اور اصلاً بے حیائی کو فطرت اور حقیقت قرار دیتی ہو اس تہذیب سے مکالمہ کرنے والے جاہل مطلق نہیں تو اور کیا ہیں؟

ساحل جولائی ۲۰۰۷ء